روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ یکم مارچ 2014ء 28 ربیع الثانی 1435 ہجری یکم امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 49

مسیح موعود کے ذریعہ

روحانی علوم

مسیح موعود مال کی طرف بلائے گا۔ مگر لوگ اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الا یمان باب نزول عیسیٰ حدیث نمبر :228)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (۔) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ معارف ودقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12,11)

میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 403)

میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 434)

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ...... جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 104)

یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی والہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 416,415)

میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 ص 483)

ساری جماعت کو فکر کرنی چاہیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’آپ کیلئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے قرآن کریم پڑھائیں۔ اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں۔ اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز ان کے کانوں میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے‘‘۔ (الفضل 19 فروری 1966ء صفحہ 4)

’’میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کا ایک بچہ بھی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا تو ساری جماعت کو اپنی فکر کرنی چاہئے جب تک وہ بچہ قرآن کریم ناظرہ نہ جان لے‘‘۔

(الفضل 6 مارچ 1966ء صفحہ 4)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

معلوماتی سیمینار

نظارت تعلیم کے تحت Civil Services پر مبنی ایک معلوماتی سیمینار مورخہ 6 مارچ 2014ء کو منعقد کیا جارہا ہے جس میں اس فیلڈ سے متعلقہ شعبہ جات کے بارہ میں مفید اور اہم معلومات دی جائیں گی۔ جس میں دلچسپی رکھنے والے طلباء وطالبات اور دیگر مرد وخواتین مستفید ہو سکتے ہیں۔ سیمینار میں شمولیت کیلئے بذریعہ ای میل رجسٹریشن کروائی جاسکے گی براہ کرم کوائف (نام، ایڈریس، فون نمبر اور جماعت/حلقہ اور تعلیم) Seminar@nazarattaleem.org پر بھجوا کر اس سیمینار کے لئے رجسٹر ہوں۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6212473,0333-9791321

(نظارت تعلیم)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com)
5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ 17 جنوری 2014ء

س: عملی اصلاح کیلئے جوروکیں راہ میں حائل ہیں اُن کو دور کرنے کیلئے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟
س: قوت ارادی کیا چیز ہے؟
س: دین کے معاملہ میں قوت ارادی کس چیز کا نام ہے؟
س: آنحضرتؐ پر ایمان لانے والے کون لوگ تھے؟ تاریخ ہمیں کیا بتاتی ہے؟
س: آنحضرتؐ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں صحابہ میں کیا عظیم الشان انقلاب اور قوت ارادی پیدا ہوئی؟
س: شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے پر آنحضرتؐ کے صحابہ نے کیا ایمان افروز ردعمل دکھایا؟
س: قوت ارادی سے وافر حصہ پانے والے کیسے لوگ ہوتے ہیں؟
س: حضرت مسیح موعود نے دوران سفر حقہ کو ناپسند فرمایا تو آپ کے رفقاء نے اس پر کیا ردّعمل ظاہر کیا؟
س: برائی ترک کرتے ہوئے کیا سوچ ہونی چاہئے؟
س: قوت ارادی کس طرح پیدا ہوسکتی ہے نیز ملکی قوانین قوت ارادی میں روک کیوں نہیں ڈال سکتے؟
س: قوت علم قوت عمل کی کمزوریوں کو کس طرح دور کرتی ہے؟
س: حضور انور نے عملی کمزوریوں کی تیسری وجہ کیا بیان فرمائی؟
س: حضور انور نے جماعتی عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کو کیا نصیحت فرمائی؟
س: حضور انور نے خطبہ کے آخر پر کس راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے کا ذکر خیر فرمایا؟

خطبہ جمعہ 24 جنوری 2014ء

س: عملی اصلاح کے لئے کن تین باتوں کا انسان میں پیدا ہوجانا ضروری ہے؟
س: ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟
س: علمی مسائل میں فوقیت کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے کس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی؟
س: حضور انور نے عہدیداران جماعت کو کن امور پر عمل کروانے کی طرف توجہ دلائی؟
س: قوت ایمان میں جلا کس طرح پیدا ہوتی ہے؟
س: حضور انور نے حصول امداد کی درخواست دینے والوں کو کن امور کی طرف توجہ دلائی؟
س: اسوۂ حسنہ کی پیروی کے معنوں کو حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟
س: قرب الٰہی کے حصول کا طریق بیان کریں؟
س: قرب الٰہی کے حصول کے ضمن میں حضور انور نے مربیان وعہدیداران کو کیا تاکید فرمائی؟
س: دعاؤں کی قبولیت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟
س: کرغزستان کے ایک نومبائع کی نظام جماعت میں شمولیت کے بعد کی کیفیت بیان کریں؟
س: ادریسو صاحب نے جماعت میں شمولیت کے بعد تبدیلی کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟
س: حضور انور نے گھروں میں بے چینیوں کو دور کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟
س: نو احمدی جبریلا صاحب کا مضبوطی ایمان کا واقعہ بیان کریں؟
س: مربی ایلڈ ریکنیا کا ایمان کی مضبوطی اور خدا تعالیٰ پر یقین کا واقعہ بیان کریں؟
س: عملی اصلاح کے لئے دوسری چیز علمی قوت کو بیان کریں؟
س: حضور انور نے تلقین کرنے والوں کو عمل اور علم میں مطابقت کے حوالہ سے کس معیار کے حصول کی طرف توجہ دلائی؟
س: حضور انور نے کن دو احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

خطبہ جمعہ 31 جنوری 2014ء

س: عملی کمزوری کو دور کرنے یا عملی قوت کو بڑھانے کا طریق بیان کریں؟
س: ''نگرانی'' کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے اس کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟
س: عملی اصلاح کے دوسرے سہارے ''جبر'' کی کیا وضاحت بیان فرمائی گئی؟
س: کن چار چیزوں کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی؟
س: دنیا میں موجود مختلف طبقات کے لوگوں کا ذکر کرکے ان کی اصلاح کا کیا طریق بیان ہوا ہے؟
س: تعلق باللہ کے حوالہ سے حضور انور نے کیا تاکید فرمائی؟
س: حضور انور نے معلمین اور مربیان کو کن امور میں ترقی کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا؟
س: حضرت مسیح موعود کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانات کے حوالہ سے حضور انور نے واعظین کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟
س: جماعت کی مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث کون سی چیز ہے؟
س: حضور انور نے مربیان، عہدیداران اور اہل علم کیلئے کس کام کو سب سے زیادہ اہم کام بیان فرمایا؟
س: جماعت کی ترقی اور وسعت کے عظیم انقلاب کے لئے کن ذرائع کو اختیار کرنا ضروری ہے؟
س: حضور انور نے کس طریق کو جماعت کی ترقی کا زینہ قرار دیا؟
س: حضور انور نے ہمیں کن اخلاقی امور میں اپنے معیاروں کو اونچا کرنے کا ارشاد فرمایا؟
س: حقیقی اصلاح کا طریق بیان کریں؟
س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کس بات کی طرف توجہ دلائی؟

☆......☆......☆

ظفر محتاج ہے

خدا جس پر نگاہ کر دے ... کرم کی انتہا کر دے
غموں سے ماورا کر دے ... پناہ میں اپنی جب لے لے
گدا کو بادشاہ کر دے ... وہ قادر ہے کہ جب چاہے
اگر مرشد دعا کر دے ... مقدر جاگ جاتا ہے!
جو نعمت دے دبا کر دے ... دیالو ہے خدا اپنا
مرا مشکل کشا کر دے ... مری آسان ہر مشکل
معزز من یشاء کر دے ... یہ اس کا فضل ہی تو ہے
عطا قرب و رضا کر دے ... تمنا ہے فقط اپنی!
اُسے واپس بڑھا کر دے ... جو اس کی راہ میں دیتا ہے
ہر اک ردِّ بلا کر دے ... رہِ حق میں کیا صدقہ
اگر بندہ صدا کر دے ... وہ سنتا ہے قریب آ کر
خدا جس کو کھڑا کر دے ... کبھی وہ مٹ نہیں سکتا
وہ لشکر بھی تباہ کر دے ... ابابیلوں سے فیلوں کا
زمانے کی ہوا کر دے ... خداوندا! حقِ حق میں
کوئی دارو دوا کر دے ... مرض بگڑا زمانے کا
اسے چنگا بھلا کر دے ... کوئی اعجاز ہو ایسا!
اگر نظرِ شفا کر دے ... شفایابی یقیناً ہے
خدا جو بھی عطا کر دے ... ظفر محتاج ہے اس کا

مبارک احمد ظفر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم راشد محمود منہاس صاحب

اسلام کے 5 تاریخی مقامات کا تعارف

اُحد کا پہاڑ

مدینہ منورہ کا ایک مشہور پہاڑ، جو مدینہ منورہ کے شمال میں واقع ہے۔ یہ سرخ رنگ کا پہاڑ ہے۔ مدینہ سے اس کا فاصلہ قریباً 4 کلومیٹر ہے۔ یہ تقریباً تین میل کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ بلند پہاڑ ہونے کی وجہ سے دور سے نظر آتا ہے۔ پہاڑ کے دامن میں وادی قناۃ ہے۔ اس پہاڑ پر صرف ایک دشوار گزار پگڈنڈی ہے جو نعل کی شکل کی وادی سے ہو کر اس کی بلند چوٹیوں تک چلی گئی ہے۔ اس وادی میں ایک چھوٹا سا پہاڑی ٹیلہ ہے۔ جسے غالباً چشموں کی وجہ سے جبل عینین کہتے ہیں۔ رسول اللہﷺ نے غزوہ احد میں تیر اندازوں کا دستہ یہیں متعین فرمایا تھا۔ رسول اللہﷺ کے غزوات میں سے ایک اہم غزوہ اس پہاڑ کے دامن میں وقوع پذیر ہوا۔ اسی پہاڑ کی قربت کی وجہ سے یہ غزوہ غزوہ احد کہلاتا ہے۔ اس غزوہ میں رسول اللہﷺ زخمی ہوئے اور ستر صحابہؓ شہید ہوئے جن میں حضرت حمزہ بھی شامل ہیں۔ صحیح بخاری میں احد کا ذکر کثرت کے ساتھ ہوا ہے۔ (تقریباً 130 مرتبہ) اس پہاڑ کو یہ شرف حاصل ہے کہ رسول اللہﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا۔

هذا احد جبل يحبنا و نحبه

یعنی اس احد پہاڑ کو ہم سے اور ہمیں اس سے محبت ہے۔

بدر کا میدان

مدینہ منورہ سے جنوب مغرب میں 150 کلومیٹر کے فاصلے پر مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مشہور چشمہ ہے۔ اس چشمے کی وجہ سے اس جگہ کو بھی بدر کہا جاتا ہے۔ یہاں ایک پانچ میل لمبا اور چار میل چوڑا میدان ہے۔ جو چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ ساحل قلزم سے 12 میل مشرق میں واقع ہے اس کے شمال اور مشرق میں پہاڑیاں، جنوب میں پتھریلی زمین، مغرب میں ریت کے ٹیلے ہیں اور اس کے عین وسط میں سے ایک نالہ گزرتا ہے جس کے کناروں پر لوگوں نے کنویں کھود رکھے تھے۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ اور شام کی شاہراہیں اس جگہ سے گزرتی تھیں۔ قدیم زمانے میں یہاں بازار لگتا تھا۔ اس جگہ میں داخلے کے تین درے ہیں۔ مکہ کی طرف جنوبی درہ، مدینہ منورہ کی طرف شمالی اور مشرقی درہ۔ اس جگہ کی مختلف وجہ تسمیہ بتائی جاتی ہیں۔ ایک یہ بتائی جاتی ہے کہ کنانہ قبیلے کے ایک شخص بدر کی طرف یہ جگہ منسوب ہے جبکہ دوسری رائے کے مطابق یہ بنو ضمرہ کے ایک شخص سے منسوب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بدر بن قریش سے اس کی نسبت ہے۔ اسی جگہ پر وہ مشہور جنگ ہوئی جو غزوہ بدر کہلاتی ہے۔ اس جنگ میں اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا کر کے حق اور باطل میں فرق کر دیا۔ یہ غزوہ سن 2 ہجری میں ماہ رمضان میں ہوا۔

صحیح بخاری میں بدر مقام کا ذکر 183 مرتبہ آیا ہے۔

تبوک کا مقام

وادی القریٰ اور شام کے درمیان واقع ایک بستی ہے جہاں چشمے اور کھجوروں کے باغ تھے اور ایک قلعہ بھی تھا جو ویران ہو چکا ہے۔ دمشق سے مدینے کے راستے حج پر جانے والوں کے راستے پر واقع ہے۔ مدینہ سے 778 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ یہ مقام اس غزوہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ جو آنحضرتﷺ نے سن 9 ہجری میں اس مقام کی طرف کیا۔ آپ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اہل روم، لخم اور جذام قبیلے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہﷺ نے وہاں لشکر کشی کی۔ جب آپﷺ وہاں پہنچے تو سب دشمنان بکھر گئے اور لڑائی کی نوبت نہ آئی۔

صحیح بخاری میں تبوک لفظ 29 مرتبہ آیا ہے۔

مسجد اقصیٰ

مسجد اقصیٰ فلسطین میں مشہور عبادت گاہ ہے۔ اس عمارت پر کئی ادوار آئے۔ ان ادوار میں کبھی یہ عمارت پورے اہتمام کے ساتھ تعمیر کی گئی اور کبھی یہ عمارت گرا دی گئی تھی۔ کئی بار اس عمارت کی بے حرمتی کی گئی اور کئی بار اس کو تعمیر کر کے اس کی عظمت کو بحال کیا گیا۔

حضرت عمرؓ نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو اس وقت یہاں کوئی معبد نہ تھا۔ حضرت عمرؓ کے حکم سے ایک سادہ سی عمارت کی مسجد تعمیر کی گئی۔ اس کے بعد ایک اموی خلیفہ عبدالملک نے اس کی عالیشان عمارت تعمیر کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس خلیفہ نے مصر کی سات سالہ آمدن اس تعمیر کے لئے وقف کر دی تھی۔ اس کے دور میں یہ مسجد مکمل نہ ہو سکی تھی۔ اس کے بعد ولید بن عبدالملک نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ صلیبی جنگوں کے زمانے کے علاوہ بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ مسلمانوں کے پاس رہے۔ صلیبی جنگوں میں عیسائی اس پر قابض ہو گئے۔ 80 سال بعد اسے سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان کے قبضے سے چھڑایا۔ اس کے بعد 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ کے دوران بیت المقدس مسجد اقصیٰ اور اسرائیل پر یہودیوں نے قبضہ کر لیا۔ وہ مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کئی بار مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کی ہے۔ ایک سازش کے تحت 21راگست 1969ء کو مسجد اقصیٰ کو آگ بھی لگا دی گئی تا کہ اس آگ سے مسجد کی عمارت ضائع ہو جائے اور پھر اس جگہ وہ اپنے صیہونی منصوبہ کی تکمیل کر سکیں۔ اس وقت بھی عربوں اور اسرائیل میں وجہ نزاع دوسرے علاقوں کے ساتھ ساتھ بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کو چھڑوانا ہے۔

صحیح بخاری میں اس کا ذکر 7 مرتبہ ہوا ہے۔ ان روایتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر کے لئے کجاوے نہ کسے جائیں۔ دوسرا اس بات کا ذکر کہ کسی نے رسول اللہﷺ سے سوال پوچھا کہ زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام پھر پوچھا گیا کہ پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ امام بخاری نے ایک باب میں قرآن کریم کی آیت کو عنوان بنایا ہے۔ جس میں رسول اللہﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جائے جانے کا ذکر ہے۔

مسجد قُبا

آنحضرتﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابتدائی ایام میں قبا میں بنو عمرو بن عوف قبیلے کے سردار حضرت کلثوم بن ہدمؓ کے گھر میں قیام فرمایا۔ ان کے باڑے (زمین کا ایک ٹکڑا جہاں کھجوریں خشک کی جاتی ہیں) میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ جو مسجد قبا کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس مسجد کے بارے میں فرماتا ہے۔

یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپﷺ اس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہوں۔

یہ وہ پہلی مسجد ہے جس میں آپﷺ نے اپنے صحابہؓ کو اعلانیہ نماز پڑھائی اور یہ اسلام میں بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مسجد التقویٰ قرار دیا ہے۔ رسول اللہﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اور باقی لوگ بنیاد رکھنے میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد جب مسجد کی تعمیر ہوئی تو رسول اللہﷺ نے صحابہؓ کے شانہ بشانہ کام کیا۔ خود پتھر اٹھا کر لاتے۔ صحابہؓ عرض کرتے تو ان کی دلداری کے لئے وہ پتھر چھوڑ دیتے اور دوسرا پتھر اٹھا لیتے۔ اس مسجد کا قبلہ ابتداء میں بیت المقدس تھا۔ جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو قبا والوں نے مسجد دوبارہ بنانے کا ارادہ کیا۔ نبی کریمﷺ بنفس نفیس خود تشریف لائے اور قبلہ کا خط خود کھینچا۔ اس کی دوسری تعمیر میں بھی شرکت فرمائی۔ اس مسجد میں مختلف ادوار میں تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ 1405ھ میں اس مسجد کی جو تعمیر ہوئی اس کا رقبہ 13500 مربع میٹر ہے۔ اس مسجد میں 20 ہزار افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اس مسجد کی افضلیت احادیث سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ذکر ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہفتے کے دن باقاعدہ اس مسجد میں جا کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ ہر ہفتے پیدل یا سوار مسجد قبا تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرتے۔

صحیح بخاری میں مسجد قبا کا ذکر 9 بار آیا ہے۔ ان جگہوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول اللہﷺ ہر ہفتے کے روز مسجد قبا جا کر نماز ادا کرتے تھے۔

بقیہ صفحہ 5

''تم ٹھیک کہتے ہو''، انہوں نے کہا: ''پارٹیکل فزکس کی دنیا عمیق طور پر تبدیل ہو چکی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض بنیادی سوالات ایسے ہوں جن کے جواب ہم کبھی بھی معلوم نہیں کر سکیں گے''۔

گفتگو کے اختتام پر میں اٹھ کھڑا ہوا، ان کے کانپتے ہاتھوں کو تھاما، الوداع کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے سر کو جنبش دی لیکن کچھ کہا نہیں۔ میں نے فرش پر لگے پاؤں کے نشانوں پر چلنا شروع کر دیا، دروازے کے پاس جا کر مڑ کر ان کو دکھی دل کے ساتھ خدا حافظ کہا۔

دو سال بعد سلام رحلت کر گئے۔ جیسا کہ ہوتا آیا ہے دیگر انسٹی ٹیوٹس اور تجارتی اداروں کے بانیوں کی طرح انہوں نے کسی کو ڈائریکٹر کے طور پر اپنا جانشین تیار نہیں کیا تھا۔ اس کے باوجود شروع کے پریشان کن عرصہ کے بعد ایک نیا ڈائریکٹر تلاش کر لیا گیا اور سینٹر آج بھی اصل مقصد کو پورا کر رہا ہے بطور عبد السلام انٹر نیشنل سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس۔ جہاں تک سلام کی بطور طبیعات دان کے میراث کا تعلق ہے جس چیز نے ان کی زندگی کے آخر میں ہماری گفتگو کے دوران پریشان کیا تھا، اب ہم لارج ہیڈران کولائیڈر کے ذریعہ ان کی تھیوری کی کنفرمیشن کے منتظر ہیں، یا پھر اس بات کی شہادت کہ ھگز پارٹیکل موجود نہیں ہے اس لئے الیکٹرو ویک تھیوری کی نظر ثانی ضروری ہے۔

(Einstein Wrote Back, My Life in Physics by John W. Moffat, Thomas Allen Publishers, Toronto 2010, Canada)

نوٹ: ہگز پارٹیکل کی دریافت نے ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کو تجرباتی طور پر درست ثابت کر دیا۔

ڈاکٹر جان موفات سابق پروفیسر یونیورسٹی آف ٹورانٹو ....ترجمہ: زکریا ورک کینیڈا

پروفیسر عبدالسلام، بیتے دنوں کی مہکتی یادیں

﴿قسط دوم آخر﴾

امپیریئل کالج میں ہمارے دوپہر کے کھانوں کے دوران بعض اوقات سلام اپنی فرسٹریشن کا اظہار کرتے تھے کہ انہوں نے نوبیل پرائز کا موقع کھو دیا تھا۔ یہ بات کہ انہوں نے پیرے ٹی وائیولیشن کے بارے میں اپنی آئیڈیا کو شائع نہیں کیا تھا، اس چیز نے ان کے ذہن میں مستقبل کے لئے ایک اصول جما دیا۔ آج کے بعد جو بھی آئیڈیا انہیں آئے گا وہ اسے شائع کریں گے جو کسی حد تک توجہ کے لائق ہو چاہے وہ خود پر یقین ہوں نہ ہوں کہ یہ ٹھیک تھا۔ وہ ہم سب سے ہماری ریسرچ بھی توقع رکھتے تھے، ہمیں ڈانٹتے کہ ہم اپنے آئیڈیاز ہمیشہ شائع کریں، شاید وہ اہم ثابت ہو جائیں۔ سلام کے نئے اصول کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ وہ فزکس میں آئیڈیاز شائع کردیتے جو کہ ان کے بہترین سائنسی کام کے درجہ کے نہیں ہوتے تھے۔

کتاب کے آخری باب ''ٹورانٹو'' (صفحات 210-213) میں ایک بار پھر وہ ڈاکٹر سلام کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہیں جب وہ یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں پروفیسر تھے۔ ڈاکٹر موفات رقم طراز ہیں:

یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں دیگر مشہور مہمان بھی آئے تھے۔ 1978ء میں وہ کمیٹی جو سالانہ ویلش لیکچرز کو ترتیب دے رہی تھی جس کا مقصد سابق چیئرمین ہیری ویلش Harry Welsh کو عزت و سپاس دینا تھا، اس نے ممتاز طبیعات دانوں کو دعوت دی کہ وہ تشریف لائیں اور پبلک لیکچرز دیں۔ میں نے شیلڈن گلاشو اور عبدالسلام کے نام تجویز کئے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب نوبیل پرائز کے لئے سخت تگ و دو جاری تھی تا کہ الیکٹرو ویک ماڈل کی تخلیق کو ہدیہ تبریک پیش کیا جا سکے۔ اس تھیوری نے الیکٹرومیگنیٹک فورس اور ویک نیوکلیئر فورس کو ایک قوت میں متحد کر دیا تھا۔ گلاشو اور سلام اس تھیوری پر اپنی تحقیق کے باعث شہرت حاصل کر رہے تھے۔ دونوں نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشا اور دونوں میرے مہمان کے بطور ایک ہفتہ کیلئے ٹورانٹو تشریف لائے۔ دونوں نے پارٹیکل فزکس پر جائزاتی لیکچرز دیئے، نیز الیکٹرو ویک تھیوری میں جو تازہ تحقیقات ہوئی تھیں ان کا جائزہ پیش کیا۔

میں سلام سے 1976ء میں ملا تھا جب میں نے سال کے شروع میں یونیورسٹی آف شکاگو میں ہائی انرجی فزکس کانفرنس میں شمولیت کی تھی۔ کانفرنس کے ایک سیشن جو الیکٹرو ویک ماڈل میں تازہ تحقیقات پر تھا، میں آڈیٹوریم میں قریب سامنے قطار میں بیٹھا ہوا تھا، اپنے سابق سپروائزر کے بازو میں جو گرم کمرے کے اندر بھی بھاری اوور کوٹ اور سر پر ہیٹ floppy fedora زیب تن کئے ہوئے تھے۔

میں نے مختصر طور پر آئین سٹائن کے نظریہ کشش ثقل کو تبدیل کرنے کے بارے میں اپنے نئے آئیڈیاز ان کے گوش گزار کئے، جن کی بنیاد آئین سٹائن کے non-symmetric e field structur تھی۔ کچھ عرصہ قبل میں نے گریویٹی تھیوری اور ریلیٹوٹی تھیوری پر تحقیقاتی کام شروع کیا تھا، جبکہ اس دوران پارٹیکل فزکس پر بھی ریسرچ کا کام جاری رکھے ہوئے تھا۔

سلام نے کچھ لمحے غور کیا اور پھر یوں گویا ہوئے: ''ویل جان، آئین سٹائن کی جنرل ریلے ٹیوٹی تجرباتی طور پر اس قدر مضبوط ہے، یہ جاننا محال ہے کہ تم اس قسم کی تھیوری میں کس طرح کامیاب ہو سکو گے۔ لیکن میری طرف سے بہر حال گڈ لک''۔

اس لمحہ ہمیں اپنی توجہ مقرر بنجمن لی Benjamin Lee کی طرف مبذول کرنی تھی جو ویک انٹرایکشنز کے الیکٹرو ویک ماڈل پر جنم لینے والے تازہ نتائج پر بحث کر رہا تھا۔ تقریر کے دوران وہ متواتر گلاشو، وائن برگ ماڈل کا ریفرنس دیتا رہا، اور میں سلام کے اندر پیدا ہونے والی خفگی کو محسوس کرتا رہا۔ ہر بار جب مقرر ایسا ریفرنس دیتا، سلام برہم ہو کر ''اہم اہم کرکے'' اپنا گلا اونچی آواز میں صاف کرتے جس کا مقصد مقرر کو توجہ دلانا تھا کہ وہ ان کا نام الیکٹرو ویک ماڈل کے خالق کے طور پر نہیں لے رہا تھا۔

امپریئل کالج میں میرا ٹھہراؤ کچھ مہینوں بعد لندن سے گزرتے ہوئے تا میں آکسفورڈ کے قریب واقع رادرفورڈ لیبارٹری کو وزٹ کر سکوں جہاں میں دیگر رفقاء کار کے ساتھ سکیٹرنگ تھیوری پر سمر ریسرچ کر رہا تھا۔ میں ایک دفتر میں بیٹھا pion-pion scattering کے موضوع پر اپنا لیکچر تیار کر رہا تھا جب یک لخت دھڑام سے دروازہ کھلا اور سلام آندھی کی طرح داخل ہوئے۔ انہوں نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ میری طرف ایک خط پھینکا اور صدائے احتجاج میں کہا: ''جان، اس کو پڑھو''۔

خط بہت مختصر تھا: ''ڈیئر بنجمن اگر تم کھلے عام میں میرے تحقیقی کام یوں نظر انداز کرتے رہے، اور الیکٹرو ویک ماڈل تخلیق کرنے کا مجھے کریڈٹ نہیں دیا، تو میں ذاتی طور پر تمہارا کیریئر ملیامیٹ کردوں گا''۔ آخر پر دستخط تھے، عبدالسلام

میں مبہوط ہو گیا اور کہا: ''عبدس آپ یہ خط نہیں بھجوا سکتے، یہ بالکل ناقابل قبول ہے''۔

سلام نے میرے ہاتھ سے خط کھینچ لیا اور کہا: ''میں اگر چاہوں تو ضرور بھیجوں گا۔ میں اس قسم کی حماقت بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔ میں اپنے تحقیقی کام کے لئے کریڈٹ کا مکمل حق دار ہوں''۔

یہ کہتے ہوئے وہ آفس سے باہر چلے گئے اور جاتے ہوئے پورے زور سے دروازہ بند کرتے گئے۔

میں یہ بات نہیں جان سکا آیا سلام نے یہ خط بنجمن لی کو ارسال کیا تھا یا کہ نہیں۔ سلام کے ساتھ اس گفتگو کے بعد کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہوگا کہ لی، اس کی رفیق حیات اور ایک بچہ امریکہ میں فزکس لیبارٹری سے اپنے گھر آتے ہوئے ایک کار کے اندوہناک حادثہ میں لقمہ اجل بن گئے۔

ٹورانٹو میں 1978ء کی وزٹ کے دوران سلام میرے پرانے 1964ء کے مقالہ On the fourth quark with fractional charges کے بارے میں کچھ ضرورت سے زیادہ فکرمند تھے۔ الیکٹرو ویک تھیوری کی تخلیق میں فورتھ کوارک Fourth Qurak اہم کردار سرانجام دیتا تھا۔ ایک دوپہر میرے دفتر میں مجھے اس بارے میں انٹرویو کرتے ہوئے انہوں نے مجھ پر الزام عائد کیا کہ میں نے فورتھ کوارک کو wrong electric charge of -1/3 دیا تھا بجائے 2/3+ کے۔ وہ اس معاملے میں مجھ سے ناراض تھے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ سلام اس مقالے کے بارے میں کیوں اتنے متردد تھے، جبکہ غلط الیکٹرک چارج دینے کے متعلق وہ بالکل ٹھیک تھے۔ بعد میں مجھے خیال آیا نوبیل کمیٹی کے فیصلے میں اس مقالے نے ہلکا سا رول ادا کیا ہوگا کہ الیکٹرو ویک تھیوری کیلئے کس کو نوبیل انعام ملے اور کس کو نہیں۔ مجھے آج تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ مقالے کے کیا مضمرات تھے۔

آخر کار 1979ء میں الیکٹرو ویک تھیوری کی بناء پر نوبیل انعام آنے شروع ہوگئے۔ اس سال یعنی گلاشو Glashow اور سلام کے ٹورنٹو آنے کے سال بعد، نوبیل کمیٹی نے گلاشو، وائن برگ اور سلام کو الیکٹرو ویک ماڈل تخلیق کرنے پر انعامات عطا کئے، اور گلاشو کے لئے پارٹیکل فزکس میں دیگر تحقیقات کی بناء پر۔ یہ انعام ان کو الیکٹرو ویک نظریاتی ماڈل بنانے پر دیا گیا اگرچہ ماڈل کو ثابت کرنے کے لئے جو پارٹیکلز ازبس لازمی تھے ڈبلیو اینڈ زیڈ بوزانز اور ہگز پارٹیکل W & Z bosons & Higgs Particle ان کو تجرباتی طور پر تلاش نہیں کیا جا سکا تھا۔ ڈبلیو اینڈ زیڈ بوزانز کا سراغ 1983ء تک نہیں مل سکا تھا، اور کارلو روبیا Carlo Rubia و سائمن وین ڈر Simon Van der Meer میر جنہوں نے ان کو تلاش کیا اور جوسرن میں تجربہ کرنے والی ٹیم کے سربراہ تھے، ان کو اگلے ہی سال نوبیل پرائز عطا کیا گیا تھا۔ تادم تحریر ہگز پارٹیکل دریافت نہیں ہو سکا ہے۔

اختتامیہ، صفحات 232-228

میں نیلز بوہر، ارون شروڈنگر اور پال ڈائراک کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اکیڈیمیا کے دروازے مجھ پر کھولے، نیز ریسرچ کیلئے جس مالی امداد کی ضرورت تھی اس کے حصول میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ بیسویں صدی کی فزکس کا واحد دیو قامت انسان جس سے میری ملاقات ہوئی، اور جس کا میں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے مگر وہ فراخدل ہونے سے کم تھا اور نہ ہی اس نے میرے ابھرتے ہوئے کیریئر میں میری مدد کی یعنی رابرٹ اوپن ہائمر۔ فریڈ ہوئیل نے کھلی بانہوں کے ساتھ مجھے پی ایچ ڈی امیدوار کے طور پر قبول کیا حالانکہ میرا تعلیمی بیک گراؤنڈ خلاف معمول تھا۔ عبدالسلام نے ٹرینٹی کالج سے ڈاکٹریٹ حاصل کرنے میں میری مدد کی، اور میری قابلیت و لیاقت پر اعتماد کرتے ہوئے انہوں نے امپیریئل کالج لندن میں اپنے سب سے پہلے پوسٹ ڈاکٹرل فیلو کی ملازمت دی۔

میرے بعض ایک مینٹرز جنہوں نے میری اوائل زندگی کو اتنا متاثر کیا جیسے نیلز بوہر Niels Bohr اور شروڈنگر Schrodinger ان سے بعد میں کبھی نہیں ملا۔ دیگر مرشدین جیسے ڈائراک اور پالی، گزشتہ سالوں میں کئی بار ان سے ملاقات ہوئی۔ فزکس کے بیسویں صدی کے ان جلیل القدر طبیعات دانوں کی ملاقاتوں میں سے عبدالسلام کے ساتھ میری آخری ملاقات خاص طور پر ترس دلانے والی یادگار ہے۔ 1990ء کی نصف دہائی میں یورپ کے گرمیوں کے سفر کے دوران میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے پرانے پروفیسر سے ان کے انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس، ٹریسٹ اٹلی میں جا کر ملاقات کروں۔ فزکس میں سلام کی اہم کنٹری بیوشن الیکٹرو ویک تھیوری کے علاوہ جس کی وجہ سے ان کو نوبیل انعام نوازا گیا تھا، وہ افریقہ، مشرق وسطی اور برصغیر ہندوستان کے سکالرز کے لئے بطور دانش گاہ کے تھیوریٹیکل فزکس کے اس سینٹر کا قیام تھا۔ فزکس اور سکالرشپ کے لئے سلام کے جنون اور نوجوان ریسرچرز کے لئے ان کی فکر جو یورپ اور نارتھ امریکہ میں نوجوانوں کی طرح ایڈوانس نہیں کر سکتے تھے، ان کے لئے یہ انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے اور مزید یہ کہ اس کی تعمیر اور اس کے مسلسل چلانے کیلئے ضروری رقوم

حاصل کی جائیں۔ مجھے معلوم تھا کہ سلام کی پارکنسن بیماری کی ایک غیر معمولی قسم سے تشخیص ہو چکی ہے، اور میں ان سے ایک بار پھر ملاقات کرنے کا متمنی تھا در آں حالیکہ مجھے موقعہ میسر تھا۔

یہ انسٹی ٹیوٹ جو 1968ء میں میرامیئر پارک Miramare Park میں تعمیر ہوا تھا وہ گزشتہ دس سالوں یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ میں تبدیل نہیں ہوا تھا جب میں آخری بار یہاں آیا تھا۔ یہ جاذب نظر عمارتوں کا مجموعہ تھا جہاں طبیعات دانوں کے لئے دفاتر، ایک خزینۃ الکتب، اور انتظامی عملہ کے لئے (دفاتر کی) جگہ تھی۔ سلام کی پرائیویٹ رہائش گاہ گراؤنڈز میں تھی جہاں ان کی دوسری بیگم جو انگلش بیالوجسٹ تھیں ان کا اکثر وزٹ کیا کرتی تھیں جبکہ پہلی بیگم پاکستان اور لندن کے درمیان سفروں پر ہوتی تھیں۔ پارک اور انسٹی ٹیوٹ مین روڈ کے قریب واقع تھے جو ٹریسٹ کی طرف جاتی تھی، جو کہ بذات خود آسٹرو ہنگیرین ایمپائر کی دلفریب یادگار تھی۔

انسٹیٹیوٹ کے مین فلور پر سلام کا وسیع دفتر تھا۔ دروازے پر لگی تختی سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں سینٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر عبدالسلام موجود ہیں۔ ہماری ملاقات کے مقررہ وقت پر میں نے دروازے پر دستک دی اور نحیف آواز نے جواب دیا: اندر آجائیں۔ دفتر میں داخل ہوتے ہی فرش پر پینٹ کئے ہوئے سیاہ گہرے پاؤں کے نشان دیکھ کر میں حیران ہو گیا جو اس میز سے ہوتے ہوئے جہاں سلام بیٹھتے تھے دروازے کی طرف جاتے تھے جہاں سے میں داخل ہوا تھا۔ جیسے ہم نے ایک دوسرے سے علیک سلیک کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ پہلے سے زیادہ ضعیف العمر ہو چکے تھے۔ کسی زمانے کے ان کے چمکدار سیاہ بال اور مونچھیں سفید ہو چکی تھیں اور وہ کمزور اور لاغر دکھائی دے رہے تھے۔ کمزور ہاتھوں کے ہلانے سے انہوں نے مجھے اندر آنے کو کہا، اور میں ان کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا۔ ان کے بازو اور ہاتھ تھرتھراتے نظر آرہے تھے اور ان کو گفتگو کرنے میں دقت ہو رہی تھی، لیکن انہوں نے مجھے ملنے کے لئے خود کو کھڑا کر ہی لیا۔ اب مجھے فرش پر ان پاؤں کے نشانوں کا مقصد سمجھ آگیا۔ ان کا مقصد ان کے دفتر میں ڈیسک سے دروازے تک ان کو گائیڈ کرنا تھا۔ یہ مجھے گھمبیر بدشگونی کی علامت لگ رہے تھے۔

سلام نے میری طرف سنجیدگی سے دیکھا اور پوچھا: جان تمہاری صحت کیسی ہے؟ میرے لئے یہ حیران کن شروعات تھی کیونکہ ہم نے ایک دوسرے کو تئیس سالوں سے دیکھا نہیں تھا، لیکن ان کی اپنی صحت ان کی اپنی زندگی میں اب کسی دوسری چیز کی نسبت زیادہ اہم ہونا چاہئے تھی۔

’’میں بخیریت ہوں‘‘، میں نے جواب دیا

’’تم خوش قسمت ہو جو اچھی صحت سے ہو، تم دیکھ سکتے ہو میں ٹھیک نہیں ہوں‘‘۔ انہوں بھاری لہجہ میں کہا۔

ہم کچھ وقت سینٹر کے بارے میں گفتگو کرتے رہے، میں اس کے مستقبل کے موضوع پر بات کرنا چاہتا تھا خاص طور پر جب وہ اس کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کرنے کے اہل نہیں رہیں گے۔ تاہم مجھے احساس ہوا کہ اس مسئلہ کا اٹھانا بے حسی کی علامت ہو گا اس کی بجائے ہم انسٹیٹیوٹ کی روزانہ سرگرمیوں اور کس قسم کی ریسرچ یہاں ہو رہی تھی اس پر تبادلہ خیال کرتے رہے۔

تب سلام نے اپنی ریسرچ پر گفتگو شروع کردی، اور ہم نے ان کے نوبیل پرائز کے متعلق اور ان کی الیکٹرو ویک تھیوری پر ریسرچ کی گفتگو کی۔ انہوں نے قدرے ناراضگی کے لہجے میں کہا:

’’جان، کیا تم جانتے ہو جو کچھ بھی ہو چکا لوگ ابھی تک مجھ پر اعتبار نہیں کرتے، وہ میری تھیوری پر یقین نہیں رکھتے‘‘۔

وہ اس بات پر پریشان نظر آرہے تھے حتیٰ کہ یوں لگ رہا تھا کہ وہ میرے ساتھ بھی ناراض تھے۔ مجھے احساس ہو گیا کہ شاید انہوں نے میرا تازہ مقالہ پڑھا ہو گا جو میں شائع کروا چکا تھا جس میں میں نے الیکٹرو ویک تھیوری کو ہگز Higgs پارٹیکل کے بغیر ری ڈیزائن کیا تھا، جو کہ ان کے اور وائن برگ کے ماڈل کا مرکزی حصہ تھا۔

’’کیا تم میرے الیکٹرو ویک ماڈل پر یقین رکھتے ہو؟‘‘ انہوں نے استفسار کیا۔

’’ویل عبدس‘‘، میں نے بولنا شروع کیا، ’’میرے خیال میں تھیوری کا بیسک سٹرکچر تو بالکل صحیح ہے خاص طور پر اب جبکہ ہم جانتے ہیں کہ ڈبلیو اور زیڈ پارٹیکل موجود ہیں، جب سے انہوں نے سرن میں نیوٹرل کرنٹ کو دریافت کیا ہے نیوٹرل زیڈ پارٹیکل کی ضرورت بھی ہے۔ تاہم میں ہگز پارٹیکل کے بارے میں مشکوک ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس کے ساتھ ایک سنجیدہ مسئلہ جڑا ہوا ہے جیسے کہ

"mass hierarchy problem & cosmological constact problem"

وہ بجھے ہوئے مایوس نظر آرہے تھے اور الزامی رنگ میں پوچھا: ’’تو پھر واقعی تم میرے ماڈل پر یقین نہیں رکھتے ؟‘‘

’’ویل مجھے معلوم نہیں‘‘، میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا: ’’آخر کار تجربہ سے ہی ثابت ہو گا کہ ہگز پارٹیکل آیا موجود ہے یا نہیں؟ تاہم میرا خیال ہے کہ ہم اس سربستہ راز کے حل کرنے میں بیس یا تیس سال دور ہیں کہ الیکٹرو ویک سمٹری کیونکر ٹوٹتی اور ڈبلیو، زیڈ بوسانز اور فرمیانز Fermions کو حجم دیتی ہے۔ یہ شاید ہگز پارٹیکل ہو اور شاید یہ نہ بھی ہو‘‘۔

جب میں یہ کہہ رہا تھا تو مجھے افسردگی کا احساس ہوا کہ عبدس اس سوال کا جواب کبھی نہیں پاسکیں گے جو کہ ان کی زندگی اور سائنسی کام کا محور تھا۔ میں خود سوچ رہا تھا کہ آیا میں اتنی دیر زندہ رہ سکوں گا کہ اس کا جواب جان سکوں۔ اس قسم کے سوالوں کے جواب کیلئے ہائی انرجی ایکسلریٹرز کی تعمیر میں حد سے زیادہ اخراجات کی وجہ سے اس قسم کے سربستہ رازوں کے جاننے میں لمبا عرصہ درکار ہو گا۔

’’بدقسمتی سے‘‘، میں نے جواب جاری رکھا: ’’آج کے حالات پچاس اور ساٹھ کی دہائی کی طرح کے نہیں ہیں، عبدس، جب ہم ایک قیاسی نظریہ کو وضع کرسکتے، پیش گوئی کرتے اور چند ہی ماہ میں اس کا ٹیسٹ تجرباتی طور پر کر سکتے‘‘۔

اس کے بعد میں نے ان کو ڈک فین مین Dick Feynman کے متعلق واقعہ سنایا جو مجھے ساٹھ کی دہائی سے ذہن نشین تھا، جب ہم ایلیمینٹری پارٹیکلز میں ویک انٹرا ایکشنز کے سٹرکچر کو جاننے کی کوشش کر رہے تھے۔ سلام ابھی تک افسردہ نظر آرہے تھے۔ مجھے شرمندگی ہو رہی تھی کہ اس وزٹ کے دوران میں ان کی (اپنی باتوں سے) دل جمعی نہیں کر رہا تھا۔

باقی صفحہ 3 پر

مکرم ذیشان محمود کاؤاں صاحب

انکل عبدالجبار صاحب کا ذکر خیر

مورخہ 18 مارچ 2013ء بوقت عشاء بروز جمعرات ہمارے ہر دلعزیز انکل عبدالجبار صاحب ہم سب کو افسردہ چھوڑ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

انکل عبدالجبار کی شخصیت کے چند نمایاں پہلوؤں میں سے ان کی ہر ایک سے محبت، سوال سے اجتناب، نصابی علم نہ ہونے کے باوجود انتہائی جرأت اور بہادری سے بیماری کا مقابلہ کرنا شامل تھے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا۔ انکل کو ہر چھوٹے بڑے خاص و عام امیر و غریب کے ساتھ بلا تفریق مذہب اور رنگ و نسل پیار محبت اور اخوت کو پروان چڑھاتے ہی دیکھا۔ انکل ہر کسی کے ساتھ اس قدر بے تکلف ہو جاتے تھے کہ بالعموم تمام قسم کے ملنے والے بالخصوص ہم سب بچے طویل عرصہ تک انکل کی محفل سے سنے ہوئے لطائف دوہراتے رہتے اور بڑی شدت سے انکل کی محفل کا انتظار کرتے۔

جہاں تک مجھے علم ہے انکل کی ساری زندگی کوئی بہت زیادہ آسودگی کی حالت میں نہیں گزری مگر میں نے اپنی تیس سالہ زندگی میں کبھی انکل کو کسی انسان کے آگے اپنی کسی ضرورت کے لئے سوال کرتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی انکل کے بارے میں اس قسم کی شکایت کسی سے سنی۔

انکل کی شخصیت میں جماعت کے ساتھ اخلاص وفا اور تعلق کا نمایاں جذبہ تھا۔ انکل خود بتایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب غیر احمدی تھے مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ یقیناً اس عہد بیعت کو بھی انکل نے زندگی کی آخری سانس تک بخوبی نبھایا۔ میں نے اکثر انکل سے اس طرح کے الفاظ سنے کہ میرے غیر احمدی رشتہ دار اکثر مجھے لالچ اور فریب دے کر بیعت سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں مگر میں نے ایک بار بیعت کر لی ہے تو اس بیعت سے منحرف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جماعت سے اخلاص و وفا کا ایک نمایاں اظہار اپنی اولاد کے رشتوں کے طے کرنے کے وقت بھی انکل نے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے انکل کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔

انکل نے اپنی زندگی کے آخری چند سال شدید بیماری کی حالت میں گزارے مگر میں نے ان سخت ترین ایام میں بھی انکل کی زبان سے کبھی ناشکری یا تکلیف کا کلمہ نہیں سنا۔ یہاں تک کہ گردوں کی صفائی کروانی پڑتی تھی۔ ذیابیطس کا مرض لاحق تھا مگر آخری دن تک نمایاں حوصلہ اور صبر کے ساتھ تمام عمل مکمل کروایا اور مطمئن انداز میں گھر واپس آئے اور گھر واپس آنے کے اگلے ہی روز داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے انکل عبدالجبار کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچوں اور خصوصاً ہماری پھوپھو جان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز ان تمام احباب کو جنہوں نے انکل کی بیماری کے دوران خدمت کی توفیق پائی ہے یا صحتیابی کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اجر عظیم عطا کرے اور ہر آن ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

حلقہ میں چندہ کی وصولی میں دقت پیش آرہی ہے۔ ابی جان نے فوراً اجازت دے دی اور کہا کہ خدمت دین پہلے اور باقی کام بعد میں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر دین کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میرے والد مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب کا ذکر خیر

مکرم خالد اقبال صاحب

17 نومبر 1998ء کو اپنے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبیل انعام یافتہ کی سوانح عمری کا مسودہ لکھ کر قلم میز پر رکھا اور بولے ''آج بھائی جان کی کتاب مکمل ہوگئی ہے۔ الحمدللہ'' اور چند ہی لمحوں میں ابی جان کی اپنی زندگی کی کتاب مکمل ہوگئی۔ دل کا دورہ پڑا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ دو بہنیں اور سات بھائی تھے۔

19 ستمبر 1939ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا جان مکرم چوہدری محمد حسین صاحب محکمہ تعلیم انسپکٹرز آف سکول میں بطور ہیڈ کلرک ملازم تھے اس لئے ملازمت کے سلسلہ میں زیادہ تر ملتان میں رہنا پڑا اسی وجہ سے ابی جان کی تعلیم ملتان کی ہی ہے۔ ایمرسن کالج ملتان سے ایف ایس سی اور بی ایس سی کی۔ ایف ایس سی کے امتحان کے موقع پر ان کے بھائی جان نے ان کی ہمت بڑھانے کی خاطر ان کو کیمبرج سے ایک خط لکھا جو کہ ایک تاریخی نوعیت کا خط تھا۔ اس میں انہوں نے لکھا ''......کہ آپ کو شاید اس وقت تو یہ مضمون حساب، فزکس، کیمسٹری وغیرہ بیکار معلوم ہوتے ہیں، لیکن یاد رکھیں کہ ان میں Top پر رہنے میں دو points ہوتے ہیں۔ ایک۔ اگر آپ ان مضمونوں میں بہتر سے بہتر نتیجہ دکھائیں تو اگرچہ آپ کی ان میں دلچسپی نہ بھی ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ محنت کرسکتے ہیں اور دوسرے آپ ذہین ہیں۔ ایک معمولی کلرک بن جانا یا معمولی دکاندار بن جانا یا معمولی مکینک بن جانا ہمیں یا آپ کو خوش نہیں کرسکتا۔ زندگی Ambition کا نام ہے اور وہ ambition کیا ہے۔ سب سے چوٹی پر رہنا۔ ماں باپ بھائی کسی کے کام نہیں آسکتے۔ ہر شخص نے اپنی زندگی خود بنانی ہوتی ہے۔ آپ کی عمر میں انسان کو احساس نہیں ہوتا کہ وقت کس طرح خرچ کرنا چاہیے۔ لیکن محنت کی عادت ایسی چیز ہے کہ ایک بار پڑ جائے تو کامیابی آپ کے قدم چومتی ہے۔ محنت کرنا کوئی آسان چیز نہیں۔ بہت کڑوی چیز ہے۔ یاد رکھیں جو لوگ اس عمر میں مزے کرتے ہیں، وہ ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ پڑھنے کے وقت آپ پڑھیں، کھیلنے کے وقت آپ کھیلیں۔ یاد رکھیں ہم بہت غریب ہیں۔ ہمارے پاس سوائے محنت اور ذہانت کے کچھ نہیں کہ ہم اونچے چڑھ سکیں۔ گھر میں نخوں سے لڑنا یا ناراض ہونا زندگی کا نام نہیں۔ آپ محنت کریں تو کل بڑے سے بڑے سیٹھ بن سکتے ہیں۔ بڑے سے بڑے Mechanic ہو سکتے ہیں۔ ایک بار عزم کریں اور پھر محنت کریں، اس وقت آپ کے سامنے Studies کا میدان ہے۔ آپ یقیناً اس قابل ہیں کہ آپ سب کو پیچھے چھوڑ سکیں۔ عزم کے ساتھ کیا ہوا دو دن کا کام لوگوں کے مہینوں کے کام سے بہتر ہوتا ہے......'' اور واقعی بڑے بھائی کی بات کو سمجھتے اور اس پر عمل کے نتیجے میں Dairy Expert کے طور پر پاکستان میں نام بنایا۔

ملتان سے ہی بی ایس سی کی۔ بی ایس سی سے فارغ ہوئے تو ڈاکٹر سلام صاحب نے اپنے بھائی کو ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے 1957ء میں انگلستان بلا لیا۔ بسکٹ کی مشینری بنانے والی کمپنی بیکرز پرکنز میں عرصہ دو سال اپرنٹس شپ کی۔ پھر کچھ عرصہ تک پاکستان میں بسکٹ بنانے کی مشینری بیچنے کا کام کیا۔

1960ء میں محترمہ شریفہ حمید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر میاں عبدالحمید صاحب سے شادی ہوئی۔ ان سے تین بچے ہوئے خاکسار، اور دو بیٹیاں مکرمہ نائلہ آمنہ نصیر صاحبہ لندن اور عائشہ مبارکہ حمید صاحبہ یہ بعمر بتیس سال وفات پاگئی تھیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ بچوں کی تربیت میں کسی بھی قسم کی کمی نہ چھوڑی۔ یہ ضرب المثل بالکل درست ابی جان پر لگتی تھی کہ کھلایا سونے کا نوالہ اور دیکھا شیر کی آنکھ سے۔ اچھے سکولوں اور کالجوں میں ہم بھائی بہنوں کو تعلیم دلوائی۔ لباس اور اچھے خاندانی اداب پر بھرپور توجہ دی۔ ان کی طبیعت میں مزاح بھی بہت تھا۔ موقع محل کے مطابق لطیفہ گوئی بھی کی۔ آپ ایک اچھے Organizer بھی تھے۔ گھر میں تمام تر اشیاء ترتیب سے اور ہمیشہ اپنی جگہ پر رکھی۔ میرے دادا جان کے اس قول پر ساری زندگی عمل کیا کہ ہر چیز کی ایک مخصوص جگہ بنائیں اور ہر چیز اپنی مخصوص جگہ پر رکھیں۔ ان کی یہ عادت میرے اندر بھی آئی۔ کبھی کوئی چیز مانگی ہم سب گھر والوں کو پتہ ہوتا تھا کہ وہ چیز کہاں پر ہے اور فوراً وقت پر وہ چیز دستیاب ہوتی۔ طبیعت میں رعب بھی تھا Administrative صلاحیت بھی تھی۔ اکثر رشتہ دار اور دوست ان سے مشورہ لیتے اور حتی الامکان عمل کرتے۔ تمام رشتہ داروں اور عزیزوں سے فون اور خط و کتابت سے تعلق رکھتے۔

1961ء میں آپ دوبارہ یورپ گئے اس دفعہ سویڈن گئے چونکہ Technical minded انسان تھے پہلے بسکٹ بنانے والی مشینری بنانا سیکھی اور پھر دودھ پروسس کرنے والی مشینری بنانے والی کمپنی الفالاوال میں ان مشینری کو بنانے کا کام سیکھا اور ساتھ ہی ان پلانٹس پر دودھ پروسس کرنے کا کام بھی کیا۔ اسی ٹریننگ کی بنیاد پر ان کو نون پاکستان بھلوال ضلع سرگودھا میں 1970ء میں ڈیری پلانٹ لگانے اور پھر اس کو چلانے کا کام ملا۔ اس سے پہلے چند سال کراچی میں اپنا کاروبار کیا۔ آپ نے نون پاکستان میں 1970ء سے 1977ء تک ملازمت کی اور پھر ایران چلے گئے۔

ہر کام کے بابرکت ہونے کے لئے ہمیشہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھتے۔ بھلوال ربوہ سے صرف 60 میل کے فاصلہ پر تھا اس لئے اکثر و بیشتر ربوہ جانے کا موقع ملتا رہتا۔ حضور سے ملاقات کرنا بنیادی مقصد ہوتا۔ ایران جانے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں میں بھی ساتھ تھا اس وقت میں میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوا تھا۔ میرے بارہ میں حضور سے مشورہ لیا تو حضور نے فرمایا کہ اس کو ٹی آئی کالج میں داخل کروادیں۔ پھر اپنا بتایا تو حضور نے فرمایا کہ چندہ پوری شرح سے دیتے رہیں آپ کا Contract renew ہوتا رہے گا۔ وہاں 1977ء سے 1979ء تک الفالاوال میں ملازمت کی۔ انقلاب ایران میں مارچ 1979ء میں اسی کمپنی نے آپ کو اپنے سیلز مینیجر کے طور پر پاکستان بھیج دیا۔ عرصہ دو سال 1979ء سے 1981ء تک کراچی رہے۔ بعد ازاں لاہور آگئے اور تا دم وفات لاہور میں ہی رہے۔ 1979ء سے 1983ء تک پاکستان میں الفالاوال سویڈن کے سیلز مینیجر رہے۔ 1983ء سے 1988ء تک برطانیہ کی کمپنی اے پی وی کی ملازمت کی اور پاکستان میں اس کے سیلز مینیجر رہے۔ اس دوران آپ نے متعدد ڈیری پلانٹس بیچے۔ خود ان کو لگانے کی نگرانی کی۔ ضرورت پڑنے پر خود بھی ہاتھ سے مشین جوڑنے کا کام کیا۔ کبھی اپنے اور مزدور میں فرق نہ کیا۔ 1988ء سے آپ نے اپنی کمپنی بنائی اور دودھ کا پاؤڈر بنانے والی ڈنمارک کی کمپنی Niro کی ایجنسی لی جو کہ آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے۔ Dairy Technologist کے اعتبار سے پاکستان بھر میں شہرت پائی۔ 1998ء میں وفات ہوئی۔

دینی خدمات

جب آپ برطانیہ گئے تو وہاں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بعد میں خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بعد میں خلیفۃ المسیح الرابع سے نہ ختم ہونے والا تعلق شروع ہوا۔ خلیفہ وقت اور بزرگان دین سے خط و کتابت کرتے۔ ہمیشہ ان کو دعا کے لئے لکھتے۔ آج بھی یہ خط محفوظ ہیں۔ ان بزرگان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب، حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب، بھی شامل ہیں۔

جمعہ کی نماز ہمیشہ بیت میں جا کر ادا کی۔ چونکہ میرے دادا جان میں وقت کی پابندی کی عادت تھی اور کسی بھی جگہ جانا ہوتا تو ہمیشہ وقت سے پہلے پہنچنے کو ترجیح دیتے۔ یہ عادت میرے دادا جان کی تمام اولاد میں ان سے آئی اور آگے ان کے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں میں بھی ہے۔

1963ء میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر ضلع کراچی نے آپ کو صدر حلقہ سوسائٹی کراچی بنایا اس طرح خدمت دین کی بھی توفیق ملی۔ ہمارا گھر نماز سنٹر تھا۔ رمضان میں نماز فجر، نماز عصر، درس قرآن افطاری اور نماز مغرب ہوا کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے ابی جان اکثر اپنے سیکرٹری مال مکرم ہاشمی صاحب کے ساتھ حلقہ کا دورہ کرتے اور دوستوں سے ملاقات کرتے اور ان کو چندہ جات کے بارہ میں تلقین کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو مارچ 1974ء میں بھلوال کے صدر جماعت کا عہدہ دیا۔ آپ کے وقت میں جماعت نے زمین لے کر اس پر وقار عمل کے ذریعہ سے بیت تیار کی۔ وہاں آپ جمعہ کا خطبہ دیتے اور نماز کی امامت کرتے۔

الفضل میں اکثر مضامین لکھنے کا موقع ملا۔ الفضل میں واقعات ان رفقاء احمد کا جن سے آپ کی ملاقات ہوئی اور ان سے خط و کتابت کی وہ لکھے۔ اس کے بعد اکثر احباب نے اپنے اپنے واقعات لکھے اس طرح الفضل میں ایک نیا سلسلہ شروع ہوا۔ گھر میں ہمیشہ نماز باجماعت پڑھاتے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت لازمی حصہ تھا۔ شام کو ہمیں زیادہ دیر تک گھر سے باہر نہ رہنے دیتے۔ ہمیشہ جلدی سونے اور جلدی صبح کے وقت اٹھنے کو ترجیح دیتے۔ اپنے بڑے بھائی سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ اکثر دوست احباب اپنے پیار اور جذبات میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں الفضل میں لکھتے رہتے۔ اس میں کافی زیادہ حقائق تبدیل ہو رہے تھے ان کو صحیح طور پر احباب کے سامنے رکھنے کی غرض سے 1997ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سوانح عمری لکھنی شروع کی جو کہ کافی محنت طلب کام تھا اور اس کام کو آپ نے بہت عمدہ طور پر بڑی خوش اسلوبی سے کیا۔ اس کتاب کی بابت حضور کو دعا کے لئے لکھتے رہتے اور مرکز سے بھی راہنمائی لیتے رہتے۔ یہ کتاب بعد از وفات چھپی۔

جماعت کے ساتھ بہت گہرا اور وفا کا تعلق تھا۔ 1994ء میں میری والدہ کی وفات کے بعد ان کو دائیں بازو اور ٹانگ میں فالج ہوگیا۔ اس کی وجہ سے مجھے ان کے ساتھ رہنا پڑتا تھا۔ ایک دن مکرم عبدالحلیم طیب صاحب قائم مقام صدر حلقہ گھر تشریف لائے اور ابی جان سے میری بابت کہا کہ خالد کی ضرورت پڑگئی ہے۔ ہمارے صدر صاحب حلقہ لندن جلسہ پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اور

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم احمد حسین رانا صاحب جنرل سیکرٹری ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16 فروری 2014ء کو بعد از نماز ظہر چوڑا اسگھر ضلع ننکانہ صاحب میں عظیم احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب بعمر 8 سال کی تقریب آمین منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ذیشان احمد علوی صاحب مربی ضلع ننکانہ نے قرآن کریم کے بعض حصے سنے اور مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ صاحب نے دعا کروائی۔ اس کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ صالحہ محمود صاحبہ کے گردے کام نہیں کر رہے ہیں ۔ ڈائیلسز لندن میں متوقع ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ و عاجلہ اور صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عدنان عالم بھٹی صاحب مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والدین کا موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ والد صاحب کو معمولی چوٹیں آئیں۔ لیکن والدہ صاحبہ کی دائیں ٹانگ میں فریکچر ہوا ہے اور زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم بشیر احمد ضیغم صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم منور احمد مبشر صاحب ابن مکرم مولوی عبدالقادر ضیغم صاحب مرحوم مربی امریکہ کا بائی پاس آپریشن ایک ماہ قبل برطانیہ میں ہوا تھا۔ آپ کو الٹیاں آئیں جس کے بعد معدے سے خوراک والی نالی الگ کر دی گئی ہے۔ غنودگی طاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم انیس احمد محمود صاحب معلم سلسلہ وقف جدید چک نمبر 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ 96 گ ب صریح ضلع فیصل آباد کے چار بچوں کاشف عطاء، احتشام احمد، فہیم احمد اور ساجد احمد کی تقریب آمین مورخہ 15 فروری 2014ء کو بعد نماز مغرب ہوئی۔ ان بچوں سے مکرم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت 96 صریح نے کروائی۔ ان بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ہمیشہ قرآن مجید کو پڑھنے ، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم سفیر احمد اٹھوال صاحب معلم وقف جدید مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت کے تین بچوں اسامہ افتخار ولد مکرم افتخار احمد صاحب لبیب احمد ولد مکرم شفیق احمد صاحب شعیب احمد ولد مکرم نعیم احمد صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے ۔ 19 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبیؐ کے موقع پر تقریب آمین منعقد ہوئی مکرم محمد مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچوں سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں اور دوسرے بچوں کو بھی قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور خادم سلسلہ اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد احمد سعید صاحب ولد مکرم رانا عطاء اللہ صاحب لندن کے نکاح کا اعلان مکرمہ رفعت اسلام صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب لندن کے ساتھ مبلغ چھ ہزار پونڈ حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 13 فروری 2014ء کو بعد از نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم صداقت حیات صاحب دارالنصرت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رحمت خاں جگ صاحب آف ڈاہرانوالی ضلع حافظ آباد عرصہ دو سال علیل رہ کر مورخہ 4 فروری 2014ء کو وفات پا گئیں ۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت الناصر دارالرحمت غربی میں مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ حضرت چوہدری جہان خان مانگٹ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور فرقان فورس میں دوران خدمت شہید ہونے والے مکرم چوہدری اسلم حیات مانگٹ صاحب اور مکرم چوہدری افضل حیات مانگٹ صاحب سابق امیر ضلع حافظ آباد کی ہمشیرہ تھیں ۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور مخلوق خدا کے لئے کھلے دل سے خرچ کرنے والی اور مہمان نواز شخصیت کی مالک تھیں ۔ 1974ء میں ضلع حافظ آباد میں شدید ترین مشکل حالات کا نہایت بہادری اور ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور ایمان کو اولیت دی۔ مرحومہ نے تین بیٹے ، تین بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے نیز ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

میڈیکل کیمپ

Korwanje کینیا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب واقف ڈاکٹر انچارج احمدیہ کلینک کسوموں کینیا نے مورخہ 16 فروری 2014ء Nyanza Region میں Korwanje گاؤں میں گورنمنٹ سکول میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ جو صبح 11:15 بجے شروع ہوا اور شام 6:40 بجے تک جاری رہا۔ اس کیمپ سے 156 مرد و خواتین اور بچوں نے استفادہ کیا۔ اسی طرح 26- جنوری 2014ء کو Eldoret Region میں بھی فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا مکرم فہیم احمد صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے ہر طرح سے تعاون اور راہنمائی کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں بہت برکت دے اور انہیں محض للہ انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق دے۔ آمین

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

مکرم کاشف محمود بلوچ صاحب معلم سلسلہ چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازی خان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 12 جنوری 2014ء کو جماعت احمدیہ چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازی خان میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم لئیق احمد طاہر صاحب معلم سلسلہ ڈیرہ غازی خان شہر نے محسن انسانیت، مکرم محمد سلیم صاحب آف چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازی خان نے آنحضرتؐ کی عبادات اور مکرم ملک منور احمد قمر صاحب مربی ضلع ڈیرہ غازی خان نے آنحضرتؐ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم مربی صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد احباب کی خدمت کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کی کل حاضری 60 رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ 19 جنوری 2014ء کو جماعت احمدیہ چاہ مسوری والا ضلع ڈیرہ غازی خان میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد ایک طفل عزیزم مزمل احمد ولد مکرم عنایت اللہ صاحب آف چاہ مسوری والا، ایک خادم مکرم ممتاز احمد صاحب ولد مکرم محمد رمضان صاحب آف چاہ مسوری والا اور مکرم ملک منور احمد قمر صاحب مربی ضلع ڈیرہ غازی خان نے تقریر کی۔ پھر دو اطفال نے حضرت مسیح موعود کا قصیدہ ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ کے عنوان پر تقریر کر کے دعا کروائی۔ دعا کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جلسہ کی کل حاضری 60 رہی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7مارچ 2014ء

5:10 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am یسرنا القرآن
6:25 am یورپ میں پریس کانفرنس دسمبر 2012ء
7:30 am جاپانی سروس
8:30 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:45 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am حضور انور کے ساتھ مجلس 23مارچ 2013ء
12:55 pm سرائیکی سروس
1:30 pm راہ ہدیٰ
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm دینی و فقہی مسائل
4:45 pm تلاوت قرآن کریم
5:00 pm قرآن سب سے اچھا
5:30 pm درس حدیث
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:15 pm یسرنا القرآن
7:35 pm Shotter Shondhane
8:30 pm پنڈت لیکھرام۔ایک مذاکرہ
9:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

8مارچ 2014ء

1:30 am پنڈت لیکھرام۔ایک مذاکرہ
2:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am یسرنا القرآن
6:05 am حضور انور کے ساتھ مجلس
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am الترتیل
12:00 pm وقف نو خدام الاحمدیہ اجتماع 6مئی 2012ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm سپاٹ لائیٹ
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:35 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

9مارچ 2014ء

1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am راہ ہدیٰ
3:35 am سٹوری ٹائم
3:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am الترتیل
6:20 am وقف نو خدام الاحمدیہ اجتماع
7:35 am سٹوری ٹائم
7:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
9:05 am سپاٹ لائیٹ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm بیت الذکر جلنگھم کا افتتاح یکم مارچ 2014ء
1:45 pm سوال و جواب
3:15 pm انڈونیشین سروس
4:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 21دسمبر 2012ء (سپینش ترجمہ)
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:35 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7مارچ 2014ء
7:10 pm Shotter Shondhane
8:00 pm بیت الذکر جلنگھم کا افتتاح یکم جون 2014ء
9:30 pm جان الیگزینڈر ڈوئی۔دستاویزی پروگرام
10:30 pm یسرنا القرآن
11:25 pm بیت الذکر جلنگھم کا افتتاح

سالانہ صنعتی نمائش

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

❁ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی سالانہ صنعتی نمائش کا انعقاد مورخہ 8مارچ 2014ء کو صبح دس بجے ہوگا۔خواتین بچوں کے ہمراہ سالانہ صنعتی نمائش میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

والدین متوجہ ہوں

❁ نظارت تعلیم کے تمام ادارہ جات میں دوران تعلیم حکومت یا جماعت کی طرف سے جب بھی حفاظتی ٹیکوں یا ویکسین وغیرہ دینے کا انتظام ہوگا تو تمام طلباء کو یہ حفاظتی ٹیکے اور ویکسین وغیرہ دیئے جائیں گے۔اس ضمن میں کسی قسم کا عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ براہ کرم تمام والدین نوٹ فرمالیں۔ (نظارت تعلیم)

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
اقصیٰ روڈ ربوہ
/servisshoespointrabwah

داخلہ برائے 6th-9th کلاس 2014-15
کلاس 5th اور 8th کے سالانہ امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے اگلی کلاسز میں داخلہ کیلئے یکم مارچ تا 26مارچ 2014ء فری کوچنگ کلاسز ہوں گی۔ 27مارچ کو ان کلاسز کا ٹیسٹ ہوگا۔صرف کامیاب طلبہ کو داخلہ ملے گا۔مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں۔
پرنسپل سٹی پبلک سکول
Ph:0476214399 دارالصدر جنوبی ربوہ

Skylite Institute of Information Technology (Educating People For Future)
کمپیوٹر کورسز سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1ماہ | مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2ماہ | گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2ماہ | ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 2ماہ | آن لائن مارکیٹنگ دورانیہ 2ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 0476211002

ربوہ میں طلوع وغروب یکم مارچ

طلوع فجر	5:15
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:08

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

یکم مارچ 2014ء

1:25 am دینی و فقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 28فروری 2014ء
3:20 am راہ ہدیٰ
6:15 am امن کا پیغام
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 28فروری 2014ء
8:25 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
12:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی 17ستمبر 2011ء
2:00 pm سوال و جواب 15جون 1996ء
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 28فروری 2014ء
6:00 pm انتخاب سخن Live
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
11:25 pm جلسہ سالانہ جرمنی

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ: 03007704339

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF: Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10